رجسٹرڈ نمبر ۸۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ کے

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۹ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ ش | ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۵ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیچش کی تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف اسہال اور بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت بھی علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے کے ہاں جمعہ کی رات کو لڑکا پیدا ہوا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا جماعت سے خطاب

آپ کی جماعت کی طرف سے وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ کیوں نہیں آئی ہے؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

برادران: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دن گذر رہے ہیں وقت گزر رہا ہے۔ لیکن وقف جائداد اور وقف آمد کی رپورٹ اب تک آپ کی جماعت کی طرف سے نہیں آئی۔ یا آپ جماعت سے الگ رہتے ہیں۔ تو آپ نے اپنا وعدہ نہیں بھجوایا۔

وہ قربانی جو پہلے انبیاء کی جماعتوں نے کی۔ اس کا بہت چھوٹا حصہ اس وقت آپ سے طلب کیا جا رہا ہے۔ کیا آپ اس میں کمزوری دکھائینگے؟ اس وقت کئی گاؤں اور شہر یہ قربانی پیش کر چکے ہیں۔ آپ اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دینگے۔ کہ وہ قربانی جو آپ ہی کے زمانہ میں آپ ہی کے ملک میں آپ ہی کے سے حالات میں آپ کے بھائیوں نے پیش کی۔ آپ وہ پیش نہ کر سکے۔

یاد رکھیں کہ صرف کسی نامکمل فہرست کا بھجوا دینا کافی نہیں ضروری ہے کہ سو فی صدی لسٹ مکمل آئے۔ یہ ضروری نہیں کہ ہر فرد جماعت حصہ لینے والا ہو مگر ہر شخص کا نام فہرست میں ہو جو حصہ لینے والے ہوں۔ انکے ناموں کے آگے لکھا ہو کہ جائداد کا ۱/۱۰ یا ایک ماہ کی آمد ادا کرینگے۔ یا جائداد کا ۱/۲۰ یا نصف ماہ کی امداد ادا کرینگے۔ اور جو انکاری ہو اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ حصہ نہیں لینا چاہتے۔ اور جس نے معذرت کی ہو اس کے آگے لکھا ہو کہ یہ صاحب معذوری ظاہر کرتے ہیں۔ ناظر بیت المال سے کلی یا جزوی معافی کی درخواست کی گئی ہے۔

اسی طرح متفرق افراد کو یا حصہ لینا چاہیئے۔ یا معذرت کرنی چاہیئے۔ کسی نہ کسی رنگ میں ہر فرد کو اقرار ضرور کرنا ہوگا۔ خواہ اقرار اثبات میں ہو یا نفی میں۔

اللہ تعالےٰ جماعت کا حامی و حافظ ہو اور ایمان کے اعلےٰ مقام تک پہنچنے کی توفیق بخشے اور ہر امتحان میں کامیاب کرے والسلام

خاکسار: مرزا محمود احمد

ایڈیٹر و مینیجر: روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

ہم بہر حال انصاف کا ساتھ دیں گے اور مظلوم کی حمایت کریں گے

(مرتبہ چودھری نصیر احمد صاحب وینس)

قادیان ۱۶ ماہ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تعاشا و مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ آج مجھے ایک عزیز نے بتایا۔ کہ دہلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ احمدی اس وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن کیا ان کو وہ کچھ بھول گیا ہے۔ جو کابل میں ان سے ہوا تھا۔ اور جب پاکستان قائم ہو گیا۔ تو ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہو گا۔ جو اس وقت ہوا تھا۔

اس بات کو کئی پہلوؤں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اول یہ کہ اگر پاکستان بن گیا۔ تو احمدیوں سے وہی سلوک ہو گا۔ جو کابل میں ہوا تھا۔ ایک دیانتدار جماعت جسکی بنیاد ذاتی اغراض پر نہ ہو۔ بلکہ مذہب۔ اخلاق اور دیانت پر ہو۔ وہ اس امر کا فیصلہ اس نقطہ نگاہ سے نہ کرے گی۔ کہ میرا کس میں فائدہ ہے۔ بلکہ وہ یہ دیکھے گی۔ کہ حق کیا ہے اور انصاف کا تقاضا کیا ہے۔

قطع نظر اس کے کہ مسلمان کل کو ہمارے ساتھ کیا کریں گے۔ ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت جو جھگڑا ہے۔ اس میں حق کیا ہے اور کون ہمدردی کا مستحق ہے۔ جب ہم گذشتہ سو سالہ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو ہمیں صاف نظر آتا ہے۔ کہ ہندو مسلمانوں کو ہر ممکن طریق سے کچلنے کی کوشش کرتے۔ اور صریحاً جنبہ داری اور ناانصافی سے کام لیتے رہے ہیں۔ اگر ملازمتوں کا سوال ہوتا۔ تو وہ مسلمانوں کو محروم رکھ کر ہندوؤں کو دیتے۔ اگر تجارت کا سوال ہوتا۔ تو وہ ہندوؤں کو دی جاتی۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا۔ کہ مسلمان مفلس و قلاش ہوتے گئے۔ اور ہندو ترقی کرتے چلے گئے ضروری تھا۔ کہ ظلم کسی نہ کسی دن رنگ لائے۔ اور مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ چنانچہ وہ مواد جو ایک لمبے ظلم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں پرورش پا رہا تھا۔ آج پھوٹ پڑا ہے۔ اور اب مسلمان جائز حقوق کا مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں۔ اس وقت تک مسلمانوں کو ناقابل اور نالائق سمجھ کر دھتکار دیا جاتا تھا۔ لیکن آج وہ ایک الگ ملک کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جہاں وہ بھی اپنی قابلیت کا اظہار کر سکیں۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ درست ہے۔ اگر ہندوؤں کا حق ہے کہ وہ آزادی کے لئے تگ و دو کریں۔ تو کیا مسلمانوں کا یہ حق نہیں۔ کہ وہ بھی اپنی آزادی اور زندگی کی کشمکش کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں اب مسلمانوں کو احساس ہو چکا ہے۔ اور وہ بیدار ہو چکے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے حقوق منوانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اسکی ذمہ واری ان ہندو لیڈروں پر ہے۔ جنہیں بارہا ہم نے بتایا تھا۔ کہ تم مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کرو۔ ورنہ تم کسی روز آتش انتقام کے مہیب شعلوں کی لپیٹ میں آجاؤ گے۔ میں نومبر میں خود دہلی گیا۔ اور ہر کانگرسی لیڈر کے دروازہ پر پہنچا۔ اور اسے سمجھایا۔ کہ اگر تم ملک میں امن چاہتے ہو۔ تو ایسا اقدام کرو۔ جو مسلمانوں کے لئے بھی مفید ہو۔ گاندھی جی نے تو یہ کہہ کر مجھے ٹال دیا۔ کہ میں تو صرف گاندھی ہوں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ ایک جماعت کے لیڈر ہیں۔ آپ کریں۔ حالانکہ کون نہیں جانتا۔ کہ گاندھی جی کو سارے ہندوؤں کی قیادت حاصل ہے۔ ہندوؤں کے دلوں میں آپ کی بہت تعظیم پائی جاتی ہے۔ وہ اگر روٹھ جائیں۔ تو کانگرس ان کے پیچھے پیچھے بھاگتی پھرتی ہے۔ لیکن اس شخص کا یہ کہنا میں تو صرف گاندھی ہوں۔ حقیقت سے بہت دور اور حق سے اغماض ہے۔

جب پنڈت نہرو کو میں ملنے گیا۔ تو وہ میری ہر بات کی تائید کرتے جاتے۔ کہ ہاں درست ہے۔ ٹھیک ہے ایسا ہی ہونا چاہیئے۔ مگر یہ ٹالنے کا بہانہ تھا۔ اور انہوں نے خیریت اسی میں سمجھی۔ کہ اگر میں تائید کرتا گیا۔ تو گرفت سے بچ جاؤں گا۔ وگرنہ انصاف سے انہیں بھی سروکار نہ تھا۔ اسی طرح میں دوسرے متعدد ہندو لیڈروں کو ملا۔ لیکن ہر ایک نے مجھے ٹھکرا دیا۔ ہم نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ وہ سمجھ جائیں۔ مگر انہوں نے ہماری ایک نہ سنی۔ تب خدا کی غیرت بھڑکی۔ اور خود اس نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ اور اب خدا کا ڈنڈا ایسا ان پر پڑ رہا ہے۔ کہ وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں۔ مگر بچ نہیں سکتے۔ اس وقت ملک میں جو خون خرابہ ہو رہا ہے۔ یہ انہی کا پیدا کردہ ہے۔ وہی باتیں جن سے وہ اغماض کرنا چاہتے تھے۔ آج ان کے لئے وبال جان بن رہی ہیں۔ اور ابھی تو ابتدا ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے۔ اور انہیں ملنا چاہیئے۔ اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکا دیا جائے۔ تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہو گا۔

دوسرا نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ میں ہندوؤں سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ چلو مان لیا مسلمانوں نے ہم پر ظلم کئے تھے۔ لیکن تم تو بتاؤ۔ بھلا تم نے ہمارے ساتھ کونسی خیر خواہی کی ہے۔ حالیہ فسادات میں بہار میں احمدیوں کو قتل کیا گیا۔ قادیان کے پاس ایک سکھ لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا تھا۔ کہ میں قادیان کی ساری اینٹیں اکھیڑ کر دریائے بیاس میں پھینکوا دوں گا۔ الغرض ہندوؤں نے ظلم کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ اور جہاں تک ان کا بس چلا۔ انہوں نے کمی نہ کی۔

تیسرا نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ اگر انصاف کی تائید کرتے ہوئے ہمیں دکھ دیا جائے اور ہم پر ظلم کئے جائیں۔ تو ہمارا یقین ہے کہ ان ظالموں کے اوپر ایک اور بالا ہستی بھی ہے۔ جو ان کے ہاتھ کو روک سکتی اور ان کو سزا دے سکتی ہے۔ اس اخبار نے امان اللہ کے ظلم کے واقعہ کو تو یاد دلایا ہے۔ لیکن اس نے اس کے انجام کو یاد نہیں کیا۔ جو اس ظلم کے نتیجہ میں ہوا تھا۔ ہمارے غالب خدا نے اس کی حکومت کو نیست و نابود کر دیا۔ اس کے خاندان کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور اسے ذلیل و خوار ہو کر ملک سے نکلنا پڑا۔ چنانچہ جب وہ سیلون سے جہاز پر سوار ہونے لگا۔ تو اس کے ایک درباری نے مجھے خط لکھا کہ امید ہے۔ کہ اب تو آپ ہمارے لئے بددعا نہ کریں گے۔ کیونکہ اب ہمیں کافی سزا مل چکی ہے۔ اس نے لکھا۔ کہ اکثر ہم میں یہ تذکرہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ ہماری یہ حالت آپ کی بددعاؤں کے نتیجہ میں ہی ہوئی ہے۔

تو کیا وہ خدا اب موجود نہیں ہے۔ جو امان اللہ جیسے ظالموں کے ہاتھوں کو روک سکے؟ آج بھی اگر کوئی امان اللہ کی یاد کو تازہ کرنا چاہے۔ تو وہ دیکھ لے کس طرح غیور خدا اسے کیفر کردار تک پہنچاتا ہے۔

پس یہ تین نقطہ نگاہ ہیں۔ اور ہمیں ان تینوں کے لحاظ سے کوئی گھبراہٹ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ اور ان کے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ اور جب ہمیں یہ پتہ لگ گیا۔ تو ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کریں۔ اور انصاف کا ساتھ دیتے ہوئے اگر ہماری جانیں بھی چلی جائیں۔ تو پروا نہیں۔ دوسرے ہمیں کسی قوم سے بھی نیکی اور ہمدردی کی توقع نہیں۔ وقت آنے پر نہ ہندو ہمارے خیر خواہ ہوں گے۔ نہ مسلمان ہماری مدد کریں گے۔ ساری قومیں ہی ہمیں مظالم کا تختہ مشق بنائیں گی۔ اور نبیوں کی جماعتوں سے ایسا ہوتا ہی آیا ہے۔ انہیں ہر طرف سے ہی دکھ پہنچا کرتا ہے۔ تیسرے ہمیں اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ ہے۔ کہ وہ ظالم کے ہاتھ کو روک سکتا ہے۔ اور جو ہمارے مقابل پر آئیگا وہ پاش پاش ہو گا۔

پس جن احساسات کا اظہار اس اخبار نے کیا ہے وہ نہایت ہی ادنیٰ احساسات ہیں۔ ہمیں اس بات کی پروا نہیں۔ کہ ہمارا کیا بنے گا۔ اور کل کو ہم سے کیا سلوک ہو گا۔ بلکہ ہمارا کام ہے انصاف کا ساتھ دینا اور مظلوم کی حمایت کرنا۔ خواہ وہ مظلوم ہم سے دشمنی ہی کرے لیکن ہمارا خدا کہے گا کہ میرے بندے حق پر تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسلمانوں کا مطالبۂ پاکستان اور اس کے مقابل پر تقسیم پنجاب کا سوال

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

اس وقت ہندوستان کے موجودہ سیاسی مسائل کے تعلق میں پنجاب کی تقسیم کا سوال خاص اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ ہے۔ کہ چونکہ پنجاب جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے ایک طبعی اور قدرتی صوبہ کا رنگ رکھتا ہے۔ اور ایک ناقابل تقسیم یونٹ (Unit) ہے۔ اس لئے اس کی تقسیم کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ اس کا کوئی حصہ مجوزہ پاکستان سے علیحدہ کیا جائے۔ اس کے مقابل پر ہندوؤں اور سکھوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ جب ہندوستان تقسیم ہو رہا ہے۔ تو کیوں پنجاب کے ان حصوں کو تقسیم نہ کیا جائے۔ جن میں ہندو سکھ اکثریت پائی جاتی ہے۔ بظاہر ایک ناواقف شخص ہندوؤں اور سکھوں کے اس مطالبہ کو معقول سمجھ سکتا ہے۔ اور خیال کر سکتا ہے کہ جب پاکستان کی تقسیم کا سوال زیادہ تر اس بناء پر اٹھایا گیا ہے۔ کہ مسلم اکثریت والے صوبوں کو ہندو اکثریت والے صوبوں سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو پھر اسی قسم کے حالات اور اسی قسم کے دلائل کے ماتحت پنجاب کے اس حصہ کو بھی جن میں ہندو سکھ اکثریت ہے کیوں مسلم اکثریت والے حصہ سے علیحدہ نہ کیا جائے۔ مگر یہ مطالبہ خواہ بعض لوگوں کو بظاہر معقول نظر آئے حقیقتاً ایک سراسر غیر منصفانہ بلکہ ظالمانہ مطالبہ ہے۔ جس کی بنیاد ہندو قوم کی خود غرضانہ پالیسی اور فرقہ وارانہ ذہنیت پر قائم ہے۔ اور بدقسمتی سے آجکل سکھوں کی سادہ لوح قوم بھی اس پالیسی کا شکار ہو رہی ہے۔ ہمارے اس دعوے کے موٹے موٹے دلائل مختصر طور پر یہ ہیں:۔

اوّل:۔ پاکستان کا بنیادی مطالبہ جیسا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے لاہور والے ریزولیوشن سے ظاہر ہے مسلم اکثریت والے صوبوں کی موجودہ حدود پر مبنی تھا اور اس تعلق میں مسلم لیگ کی قرار داد کے مطابق صرف ایسی خفیف تبدیلی کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ جو کسی جغرافیائی اصول تقسیم کے لحاظ سے چند مربع میلوں کے آگے پیچھے کرنے کی صورت میں ضروری سمجھی جائے۔ مثلاً کسی دریا یا پہاڑ کی وجہ سے کسی حصہ میں چند میل آگے حد بڑھانی پڑے۔ یا کسی حصہ میں پیچھے ہٹانی پڑے۔ تا اگر بالفرض کسی جگہ جغرافیائی تقسیم کے لحاظ سے کوئی حد قابل اصلاح ہو۔ تو اس کی اصلاح کی جا سکے۔ لیکن ہندوؤں نے اس امکانی گنجائش کو ناواجب وسعت دے کر پنجاب کے ہی حصے بخرے شروع کر دیئے ہیں۔ حالانکہ تقسیم پنجاب کا سوال مطالبۂ پاکستان کے بنیادی اصول کے خلاف ہے۔ جو صوبہ ہائے پنجاب۔ سرحد و سندھ وغیرہ کی موجودہ حالت اور موجودہ وسعت کے پیش نظر کیا گیا تھا۔

دوم:۔ پنجاب کا صوبہ اپنے مخصوص جغرافیائی حالات اور اقتصادی نظام اور زبان وغیرہ کے لحاظ سے ایک بالکل طبعی یونٹ ہے۔ جو ایک مکمل واحد جسم کا حکم رکھتا ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایک طبعی اور قدرتی یونٹ کو توڑنا نہ صرف کسی طرح جائز اور درست نہیں۔ بلکہ صوبہ کی ساری آبادی اور جملہ اقوام کے لئے یکساں نقصان دہ اور تباہ کن ہے۔ کون نہیں جانتا کہ جغرافیائی ربط و اتحاد کے علاوہ پنجاب میں مختلف نہروں کے ہیڈ اور نہروں کی تقسیم اور بجلی کے پاور سٹیشن اور بجلی کی تقسیم اور تجارت کے مرکزی شہر جو گویا سارے علاقہ کے لئے اقتصادی مرکز کا حکم رکھتے ہیں۔ اور ضروری خوردنی پیداوار کی تقسیم وغیرہ وغیرہ پنجاب میں ایسی مخلوط صورت میں واقع ہیں کہ پنجاب کو دو حصوں میں بانٹنا خواہ وہ کسی اصول پر ہو۔ صوبہ کی اقتصادی زندگی کو تہ و بالا کر دینے کا موجب اور ساری قوموں کے لئے یکساں ضرر رساں ہے۔

سوم:۔ پنجاب میں مختلف قوموں یعنی مسلمانوں اور ہندوؤں اور سکھوں کی آبادی اس طرح ملی جلی صورت میں پائی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کی تقسیم فرقہ وارانہ مسئلہ کے حل میں کسی طرح بھی سہولت پیدا نہیں کر سکتی۔ اور جیسا کہ میں اپنے ایک سابقہ مضمون میں ثابت کر چکا ہوں سکھوں کے لئے تو خصوصیت کے ساتھ پنجاب کی تقسیم اس مسئلہ کی پیچیدگیوں کو اور بھی زیادہ بڑھا دیتی ہے۔ کیونکہ وہ دو حصوں میں بٹ کر کسی طرف کے بھی نہیں رہتے۔ اور اپنی مجموعی طاقت کو بری طرح کھو بیٹھتے ہیں۔

چہارم:۔ یہ خیال کہ چونکہ ہندوستان تقسیم ہو رہا ہے۔ اس لئے پنجاب کو بھی تقسیم کیا جائے۔ ایک محض عامیانہ بلکہ کورانہ خیال ہے۔ جو کسی مسلّمہ سیاسی اصول یا حالات کے صحیح موازنہ اور مطالعہ پر مبنی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر سوال کو اس کے مخصوص حالات کے ماتحت جانچا اور طے کیا جاتا ہے۔ اور اس معاملہ میں اندھا قیاس کسی طرح بھی جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اب اگر ہندوستان اور پنجاب کے حالات کا بالمقابل مطالعہ کیا جائے۔ تو اس بات میں ذرہ بھر بھی شبہ نہیں رہ سکتا۔ کہ دونوں کے حالات ایک دوسرے کے اس قدر مختلف اور متغائر ہیں۔ کہ وہ ایک قیاس کے نیچے نہیں آ سکتے۔ کیونکہ جہاں پنجاب کا صوبہ ہر جہت سے ایک مستقل قدرتی اور مکمل یونٹ ہے۔ جو حسب ضرورت بقیہ ہندوستان سے علیحدہ کیا جا سکتا ہے (گو ہندوستان کی تقسیم کا سوال بھی دراصل ہندو کا پیدا کیا ہوا ہے۔ جس نے شروع میں مسلمانوں کے قلیل ترین منصفانہ مطالبات کو رد کر کے انہیں آہستہ آہستہ علیحدہ گھر کے خیال کی طرف دھکیل دیا) وہاں خود پنجاب کے مختلف حصے اس طرح طبعی رنگ میں جغرافیائی حالات اور اقتصادی نظام اور زبان وغیرہ کے لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ مخلوط اور پیوست ہیں۔ کہ کسی غیر متعصب شخص کے نزدیک پنجاب کی تقسیم کا سوال اٹھ ہی نہیں سکتا۔

پنجم:۔ پنجاب کی تقسیم کا سوال اس لحاظ سے بھی بالکل غیر طبعی ہے۔ کہ اگر یہ کسی حقیقت پر مبنی ہوتا۔ تو آج کی فرقہ وارانہ کشمکش سے قبل بھی اسے ہندوؤں یا سکھوں وغیرہ کی طرف سے اٹھایا جاتا۔ خصوصاً جس زمانہ میں کہ سندھ کو بمبئی سے اور اڑیسہ کو بہار وغیرہ سے علیحدہ کرنے کا سوال پیدا ہوا تھا۔ اس وقت پنجاب کی تقسیم کا سوال بھی اٹھایا جاتا۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ پنجاب کی تقسیم کا سوال کسی طبعی اور فطری تقاضے پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ محض مسلمانوں کی مخالفت میں غیر طبعی اور مصنوعی طریق پر اٹھایا جا رہا ہے۔

ششم:۔ تقسیم پنجاب کا مطالبہ اس لحاظ سے بھی قابل رد بلکہ حقیقۃً قابل نفرت ہے۔ کہ وہ کسی جہت سے بھی صداقت اور دیانت داری کے جذبہ پر مبنی نہیں ہے۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ جب تک ہندوؤں کے دل میں اکھنڈ ہندوستان کی امید قائم تھی۔ انہوں نے اکھنڈ ہندوستان کی تائید اور پاکستان کی مخالفت میں اپنا پورا زور لگایا۔ لیکن جونہی کہ اکھنڈ ہندوستان کی امید ٹوٹتی نظر آئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہوں نے جھٹ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا سوال کھڑا کر دیا۔ جس کا یہ صاف مطلب ہے۔ کہ دراصل وہ ہر صورت میں ہندو حکومت کے خواہاں ہیں۔ یعنی ان کا دلی منشاء یہ ہے۔ کہ اول تو مسلمان ہندو حکومت کے تابع رہیں۔ اور اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو۔ تو پھر ہندوؤں کو مسلمانوں کی حکومت سے علیحدہ کر کے اپنی قوم کی طاقت اور اقتدار کو بڑھایا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تک انہیں ایک واحد مرکزی حکومت کے دباؤ کی وجہ سے پنجاب اور بنگال کے مسلمانوں کو اپنی ایڑی کے نیچے رکھنے کی صورت نظر آتی تھی۔ انہوں نے بڑے زور شور سے اکھنڈ ہندوستان کا مطالبہ جاری رکھا۔ لیکن جونہی کہ اکھنڈ ہندوستان کا قلعہ جس کی چار دیواری کے اندر وہ مسلمانوں کو اپنے زیر قبضہ رکھ سکتے تھے۔ گرتا ہوا نظر آیا۔ تو انہوں نے ہندو حکومت کو دوسرے طریق پر وسیع اور مستحکم کرنے کے لئے فوراً پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا سوال کھڑا کر دیا۔ تا اس ذریعہ سے ایک طرف تو ہندو آبادی کو زیادہ سے زیادہ مسلمان حکومت سے علیحدہ کر لیں۔ اور دوسری طرف جہاں تک ممکن ہو سکے قوم کو اپنی حکومت کے ماتحت لے آئیں۔ اور آہستہ آہستہ ان کی علیحدہ ہستی کو مٹا دیں۔ اور تیسری طرف تا حد امکان پاکستان کو کمزور کر دیں۔ یہ واضح حقائق صاف بتا رہے ہیں۔ کہ دراصل ہندوؤں کے یہ دونوں مطالبے یعنی اولاً اکھنڈ ہندوستان کا مطالبہ اور بعدہٗ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ خالصتہً اور کلیتہً فرقہ وارانہ ذہنیت کا کرشمہ ہیں۔ اور نیشنلسٹ جذبہ کا ادعا دکھاوے اور نمائش کے سوا کچھ نہیں

ہفتم۔ تقسیم پنجاب کی تائید میں بعض اوقات یہ دلیل بھی پیش کی جاتی ہے۔ کہ اس طرح صوبہ میں قوم وار آبادی کی تقسیم بہتر ہو جائیگی۔ لیکن در اصل یہ بھی ایک خطرناک دھوکا ہے۔ اور جو جذبہ اس مطالبہ کی تہ میں کام کر رہا ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ اس ذریعہ سے ہندو اور سکھ آبادی کو مسلمانوں کے علاقہ سے باہر نکال لیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ جذبہ ملک کے مجموعی حالات کو دیکھتے ہوئے کسی طرح انصاف و دیانتداری کا جذبہ نہیں سمجھا جا سکتا۔

جب مسلمان اپنے کروڑوں بھائی ہندوؤں کو ہندو صوبوں میں چھوڑ رہے ہیں۔ (مثلاً یو۔ پی میں ۸/۴ لاکھ۔ بہار میں ۷/۴ لاکھ۔ مدراس میں ۳۹ لاکھ اور بمبئی میں ۱۹ لاکھ وغیرہ وغیرہ) تو ہندوؤں کو مسلم اکثریت والے علاقہ میں اپنے چند لاکھ ہم مذہبوں کو چھوڑتے ہوئے بے چینی اور بے اعتمادی کیوں لاحق ہوتی ہے۔ خصوصاً جبکہ انہیں بہت سے دوسرے صوبوں میں بہترین وطن اور کامل اقتدار حاصل ہو رہا ہے۔ اور اگر ان کا منشاء یہ ہے۔ کہ مسلمانوں سے مکمل جدائی کر لیں۔ اور ملک کے کسی حصہ میں بھی اشتراک نہ رہے۔ تو اس صورت میں ضروری ہو گا۔ کہ وہ ان مسلمان آبادیوں کی علیحدگی کا بھی انتظام کریں۔ جو ہندو صوبوں میں محصور پڑی ہیں۔ آخر یہی وجہ ہے کہ کمشنری انبالہ کے ہندوؤں کو تو مسلمان صوبہ سے علیحدہ کر کے بزعم خود محفوظ کر لیا جائے۔ مگر یو۔ پی اور بہار وغیرہ کے کثیر التعداد مسلمان ہندوؤں کے رحم پر پڑے رہیں۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ کمشنری انبالہ کے ہندو ایک مخصوص علاقہ میں آباد ہیں۔ جہاں ان کی اکثریت ہے۔ مگر اس کے مقابل پر یو۔ پی اور بہار کے مسلمانوں کو ان صوبوں کے کسی حصہ میں بھی اکثریت حاصل نہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر اس اصول پر کام کرنا ہے۔ کہ مختلف قوموں کی آبادیاں لازماً جدا ہو کر آزادی کا حق حاصل کریں۔ تو پھر کسی خاص علاقہ میں اکثریت ہونے یا نہ ہونے کا سوال باقی نہیں رہتا۔ بلکہ جہاں جہاں بھی کسی خاص قوم کی معقول تعداد پائی جائے۔ اس کی علیحدگی اور حفاظت کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اگر یو۔ پی اور بہار کے مسلمان ایک جگہ آباد نہیں ہیں۔ تو ان صوبوں کی ہندو حکومتوں کا فرض ہے کہ وہ انہیں ایک جگہ آباد کرنے کا انتظام کریں۔ تا ایک مخصوص علاقہ میں انہیں اپنی حکومت حاصل ہو سکے۔ لیکن اگر ہندو قوم ایسا نہیں کر سکتی۔ یا نہیں کرنا چاہتی۔ تو پھر انہیں کیا حق ہے۔ کہ انبالہ ڈویژن اور کلکتہ وغیرہ کی علیحدگی کا مطالبہ کریں۔ یہ تو وہی بات ہوئی۔ کہ "میٹھا میٹھا ہڑپ اور کڑوا کڑوا تھو"۔ الغرض انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یا تو صوبوں کی طبعی حدود قائم رکھی جائیں۔ اور ہر صوبہ میں اقلیت والی قوم اکثریت والی قوم کے ساتھ تعاون کرے اور یا اگر قوم وار تقسیم کی وجہ سے صوبوں کی حدود کو توڑنا ہے۔ تو پھر ہر صوبہ میں مختلف قوموں کی آبادیوں کو اکٹھا کر کے سارے صوبوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے۔ یہ ایک بالکل موٹی سی بات ہے۔ کہ جس صوبے میں کسی قوم کی اکثریت ہے۔ اسے اس صوبہ میں حکومت کا حق ہونا چاہیئے۔ اب اس پر منطقی دائرے کھینچ کھینچ کر بعض اضلاع کو اس بنا پر الگ کرنے کی کوشش کرنا کہ ان میں دوسری قوم کی اکثریت ہے۔ ایک بالکل فضول بات ہے۔ کیونکہ اصل بنیاد یونٹوں کی تقسیم پر ہے۔ نہ کہ قوموں کی تقسیم پر۔ اور اگر قوموں کو ہی تقسیم کرنا ہے۔ تو پھر کیوں یو۔ پی اور بہار کے مسلمانوں کو بھی علیحدہ علاقہ نہ دیا جائے۔ بہرحال یہ ہرگز عدل و انصاف کا طریق نہیں کہ انبالہ ڈویژن کے اکتیس لاکھ ہندوؤں کو تو بزعم خود پنجاب سے چھڑا کر محفوظ کر لیا جائے۔ مگر یو۔ پی اور بہار کے ایک کروڑ اکتیس لاکھ مسلمانوں کو ہندوؤں کے رحم پر رہنے دیا جائے۔

باقی رہا سکھوں کا سوال سو ان کا معاملہ بے شک اس لحاظ سے قابل توجہ ہے۔ کہ وہ صرف پنجاب ہی میں آباد ہیں۔ اور کسی دوسرے صوبہ کی حکومت ان کے جذبۂ وطنیت کی تسکین کا موجب نہیں ہو سکتی۔ سو گو یہ ایک مجبوری کی صورت ہے۔ جو کسی کے بس کی بات نہیں۔ مگر بہرحال ان کے متعلق مسلمان اعلان کر چکے ہیں۔ کہ اگر کسی علاقہ میں وہ ایک معقول رقبہ اور صورت رکھتا ہو۔ سکھوں کو اکثریت حاصل ہو۔ تو اس علاقہ میں مسلمانوں کو ان کی حکومت پر اعتراض نہیں ہو گا۔ اور جب تک انہیں اکثریت حاصل نہیں۔ مسلمان انہیں تمام جائز اور ضروری تحفظات دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ کہ موجودہ صورت میں پنجاب کی تقسیم سکھوں کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ وہ اپنی موجودہ ۳۷ لاکھ آبادی کو دو حصوں میں بانٹ کر اپنی طاقت کو اور بھی کمزور کریں گے۔ پس موجودہ حالات میں ان کے لئے مسلمان کے ساتھ مل کر رہنا جن کے ساتھ ان کا مذہب اور تہذیب و تمدن بہت کچھ اشتراک رکھتا ہے۔ بہرحال مفید اور بہتر ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ پنجاب کی تقسیم کا سوال ہر لحاظ سے بالکل غیر منصفانہ اور قطعی طور پر نقصان دہ ہے۔ اور پنجاب کے مسلمان بڑی سختی کے ساتھ اس ظالمانہ مطالبہ کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں۔ اور اٹھاتے رہیں گے۔ اور خود ہماری جماعت یعنی جماعت احمدیہ بھی جو موجودہ سیاسی جد و جہد میں جمہور مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ متعدد مرتبہ اس غیر معقول مطالبہ کے خلاف احتجاج کر چکی ہے۔ لیکن چونکہ ایک چوکس اور دوربین قوم کو ہر امکانی خطرہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ اس لئے اگر خدانخواستہ ایسے اسباب کے نتیجہ میں جو فی الحال ہماری طاقت سے باہر ہیں۔ پنجاب کی تقسیم وقتی طور پر ناگزیر ہو جائے (وقتی طور پر اس لئے کہ بہرحال اسلام نے جس کے لئے حقیقۃً وطن کی کوئی قید نہیں تمام اکناف عالم میں پھیلنا ہے۔ اور پنجاب اور ہندوستان پر ہی بس نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کو ہی تبلیغ و تلقین کے ذریعہ اپنے اثر کے نیچے لانا ہے) تو اس کے لئے بھی پہلے سے ضروری تفاصیل سوچ رکھنی چاہیئے۔ اور میں انشاء اللہ اپنے اگلے مضمون میں اس کے متعلق کچھ عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

ہمارا رسول

اطفال احمدیہ کا امتحان "ہمارا رسول" انشاء اللہ ۳۰ مئی مطابق ۳۰ ہجرت کو ہوگا۔ جن مجالس نے ابھی تک اس امتحان میں شامل ہونے والوں کے نام مرکز میں نہیں بھیجے وہ فوراً نام بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں سوالات کے پرچے بھجوائے جا سکیں۔

(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجالس خدام الاحمدیہ مطلع رہیں

کہ امتحان کتاب "ہمارا خدا" قسط دوم ۱۰۱ تا ۱۵۳ یکم جون ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔ امیدواران کے اسماء سے جلد مطلع کریں (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفاظت شعائر اللہ اور امانت تحریک جدید

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا حفاظت شعائر اللہ کے لئے سب سے پہلا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہر وہ احمدی جس کا روپیہ قادیان سے باہر کسی بنک میں یا کسی کے گھر میں یا اس کے اپنے پاس ہے۔ وہ فوراً امانت مرکز میں بھیجکر لکھ دے کہ وہ ایک یا دو یا تین ماہ بعد کونسی قسط دیکر اپنی امانت حاصل کرے گا۔ ایسی امانت پر زکوٰۃ بھی نہ ہوگی کیونکہ اس طرح کی امانت قرض ہو جاتی ہے۔ اور اس سے حفاظت مرکز کی فوری ضرورت کو پورا کیا جائے گا۔ اور پھر اسے آہستہ آہستہ پورا کر دیا جائیگا۔ پس ہر شخص جس کے پاس روپیہ ہے۔ وہ حفاظت مرکز کے لئے قادیان میں وکیل المال تحریک جدید یا صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پتہ سے اریسال کرے۔ اور لکھدے کہ یہ روپیہ تحریک جدید کی امانت حفاظت مرکز کی مد میں جائے اور محکمہ یکمشت میں باقاعدہ ایک یا دو یا تین ماہ کا نوٹس دیکر رقم واپس لوں گا۔ پہلے اس قسم کی امانت صدر انجمن میں رکھی جاتی تھی۔ لیکن اب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید میں بھی حفاظت مرکز کی امانت رکھنے کی منظوری اپنی قلم مبارک سے عطا فرما دی ہے۔ چنانچہ رقم فرمایا "میری ہدایت یہ ہے کہ ایسی امانتیں دونوں جگہ جمع ہو سکیں ہیں۔ یعنی تحریک جدید میں بھی۔ اور صدر انجمن میں بھی۔ اس لئے یہ شرط کہ فلاں ڈپارٹمنٹ میں جمع کروائے ہیں معتبر نہیں سمجھے جائیں گے"

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حفاظت شعائر اللہ کے لئے امانت تحریک جدید میں روپیہ ارسال فرما کر مرکز کی ضروریات کو اپنی ذاتی ضروریات پر مقدم کریں۔ اور بغیر کسی قسم کے خرچ کے ثواب حاصل کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ملک عطاء الرحمٰن صاحب مجاہد فرانس کی علالت

ہمارے مجاہد بھائی ملک عطاء الرحمٰن صاحب کا فرانس سے خط آیا ہے جس میں وہ لکھتے ہیں۔ اپریشن ہو چکا ہے پٹی سات آٹھ روز میں کھولی جائے گی۔ جسکے بعد صحیح طور پر اپریشن کا کامیاب ہونا معلوم ہو سکیگا۔ لہٰذا سب احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی خاص دعاؤں میں اپنے مجاہد بھائی کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ اور اس عرصہ کو خوشاسلوبی سے پورا کرنے کی توفیق عطا کرے۔ جس کے لئے بہادر امام واطال اللہ بقاہ نے انہیں فرانس بھجوایا ہے۔ آمین (مرزا ناصر احمد)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(انتخاب عہدیداران کے سلسلے میں ضروری ہدایات الفضل مورخہ ۱۷ مئی سے ملاحظہ فرمائیں)

سونگڑہ

سیکرٹری مال۔ سید غلام احمد صاحب
" تبلیغ " سید مظفر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت " سید الوصائح صاحب
" امور عامہ و خارجہ :۔ سید ابو الحسن صاحب
" وصایا " سید غلام محمد صاحب
" امین " یوسف علی خان صاحب
آڈیٹر :۔ سید عبد المنعم صاحب بی اے
سیکرٹری ضیافت :۔ سید ضیاء الدین صاحب

جمشید پور

سیکرٹری تبلیغ محمد سلیمان صاحب
" تعلیم و تربیت " سید صام الدین احمد صاحب
" مال و محاسب :۔ سید حمید الدین احمد صاحب
امین :۔ عبد القیوم صاحب
آڈیٹر " بھائی عزیز اللہ صاحب
سیکرٹری ضیافت " سید ہمام الدین
امور عامہ و وصایا " احمد صاحب

لاہور

جنرل سیکرٹری ملک مدد الحبیب صاحب
سیکرٹری امور عامہ چوہدری اسد اللہ خانصاحب
" تبلیغ " محمود احمد صاحب
" مال " میاں حمید احمد صاحب
" تعلیم و تربیت چوہدری غلام احمد صاحب ایم اے
" وصایا چوہدری عبد الرحیم صاحب
آڈیٹر :۔ ماسٹر فقیر اللہ صاحب و مرزا محمد صادق صاحب

منگلور

پریذیڈنٹ جناب بی۔ ایم عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری امور عامہ " تبلیغ و تربیت محمد امام صاحب مولوی فاضل
" مال :۔ عنایت اللہ صاحب قیم
" امین :۔ محمد صدیقۃ اللہ صاحب

کراچی

جنرل سیکرٹری بابو اسد اللہ خانصاحب
سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ حکیم محمد یعقوب بنگالی صاحب
" تعلیم و تربیت :۔ بابو محمد اقبال خانصاحب
" امور عامہ و خارجہ :۔ چوہدری احمد جان صاحب
" وصایا :۔ مرزا فتح محمد صاحب
" مال و محاسب :۔ میاں عبد الحق صاحب اڈیٹر الحکم

سیکرٹری تالیف تصنیف :۔ مولوی محمد نواز خان صاحب
" ضیافت :۔ ملک غلام ربانی صاحب
آڈیٹر :۔ سید رحمت علی شاہ صاحب
امین :۔ ڈاکٹر حاجی خان صاحب

تلونڈی جھنگلاں

پریذیڈنٹ :۔ چوہدری نور حسن صاحب
سیکرٹری مال " محمد بوٹا صاحب (بنگالی شرقی)
" :۔ غلام حیدر صاحب (بنگالی غربی)
ناظم حفاظت مرکز :۔ چوہدری برکت علی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت " بشیر محمد صاحب
" امور عامہ " دین محمد صاحب
" تبلیغ :۔ مولوی شیر محمد صاحب

سرائے لوزنگ

سیکرٹری مال :۔ صاحبزادہ محمد طیب صاحب
" تعلیم و تربیت و وصایا " عبد السلام صاحب
" سیکرٹری امور عامہ عبد الغفار صاحب

لائلپور

سیکرٹری مال :۔ فتح محمد صاحب
" تبلیغ عبد القادر صاحب
" امور عامہ و خارجہ :۔ شیخ محمد محسن صاحب
" ضیافت :۔ " محمد یوسف صاحب
" وصایا :۔ " عبد القادر صاحب
" تعلیم و تربیت :۔ مولوی عبید اللہ صاحب
آڈیٹر " برکت علی صاحب

گوجرانوالہ

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ :۔ خواجہ محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت :۔ ڈاکٹر احمد الدین صاحب
" امور عامہ و خارجہ :۔ شیخ صاحب دین صاحب
" وصایا :۔ بابو مولا بخش صاحب
" مال :۔ میاں محمد شریف صاحب
" ضیافت " " "
آڈیٹر :۔ بابو عبد الکریم صاحب
امین " محمد بخش صاحب پسر صاحب
میاں عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری تالیف و تصنیف خواجہ محمد شریف صاحب
" جائداد :۔ محمد مطیش صاحب پسر

سیمی

سیکرٹری امین :۔ عبد الحمید صاحب
" مال " فتح محمد صاحب

سیکرٹری مال :۔ شیخ گلزار احمد صاحب
آڈیٹر " افتخار حسن صاحب

پاکپٹن

سیکرٹری مال و محاسب :۔ میاں محمد عارف صاحب
" دعوۃ و تبلیغ چوہدری مبارک احمد صاحب
" تعلیم و تربیت شیخ محمد عبد اللہ صاحب
آڈیٹر و سیکرٹری امور عامہ و خارجہ چوہدری فضل الرحمٰن صاحب
سیکرٹری ضیافت :۔ میاں وارث علی صاحب
" وصایا :۔ میاں امام الدین صاحب
امین :۔ چوہدری غلام احمد صاحب

---

۴۴ سیکرٹری تعلیم و تربیت خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
جنرل سیکرٹری مرزا عبد الحمید خان صاحب
آڈیٹر :۔ کیپٹن عبد الحمید صاحب

ٹھیکریوالہ

پریذیڈنٹ :۔ چوہدری رحمت علی صاحب
سیکرٹری مال غلام نبی صاحب
" تبلیغ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
" تعلیم و تربیت " محمد شریف صاحب
" امور عامہ " صدر الدین صاحب

لکھوکے

پریذیڈنٹ :۔ سیٹھ خیر الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ رستم علی خان صاحب
" تعلیم و تربیت " عبد الغفور صاحب
امین " عبد الحکیم صاحب

(باقی صفحہ ۴ پر)

شام شیراز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے خوش آں روز کہ آئی و بصد ناز آئی
بے حجابانہ سوئے محفل ما باز آئی

ایک عرصہ تک ناپید رہنے کے بعد اب پھر شام شیراز" وہ ہر دلعزیز عطر جس کے متعلق نفی میں جواب دیتے دیتے ہمیں خود شرم محسوس ہونے لگی تھی۔ اب پھر اس بزم کو رونق دیگا جو کہ دیر سے اپنی مشتاق نظروں سے ٹکٹکی لگائے اس کیلئے دست بدعا تھی

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

کیا کبھی آپ نے غور فرمایا کہ سرمہ نور جس کی شہرت دور دور تک پہنچی ہوئی ہے اس کے مقوی اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور کے مبارک نام سے وابستہ ہے۔ اطباء سول سرجن ڈاکٹر رؤسا۔ امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے۔ تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے۔
قیمت تولہ دو روپے۔ چھ ماشہ ایک روپیہ۔ ڈیڑھ ماشہ پانچ آنہ (ایک روپیہ سے کم وی پی نہیں کیا جاتا)

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب نیز ہدف اور سو فیصدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپ کو گرویدہ بنا دیں گی۔

بچوں کا شربت
بچوں کو بند رشت اور توانا بنانا اگر ہر مرض سے محفوظ رکھنا ہے۔ اور دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ پیچش۔ کھانسی سوکھا بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون میں بھی مفید ہے سارے کا استعمال وزن کو بڑھاتا ہے۔ اور چہرے کو گلاب کے پھول کی طرح سرخ کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ

حب فولادی
سیلان اور کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتی ہے فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ عجیب چیز ہے۔ دل میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے۔ ایک بار ضرور استعمال کیجئے۔
قیمت ساٹھ گولی تین روپے

ترياق معدہ (رجسٹرڈ)
پیٹ درد۔ نفخ۔ بدہضمی اور کمزوری معدہ کیلئے بہترین چیز ہے۔ کشتہ مروارید کے ساتھ ہر کشتہ اور ہر چیز سے اچھا ہے
قیمت فی شیشی ایک روپیہ

کشتہ فولاد
ضعف جگر کو دور کرتا اور خون صالح پیدا کرکے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا۔ عورتوں مردوں کیلئے یکساں مفید ہے۔ خوراک چاول تا ایک رتی تولہ پانچ روپے
فی ماشہ آٹھ آنہ

موتی منجن
تمام گردے اور بدبودار جرثیم کو ہلاک کرکے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنے

طاقت کی گولی سبز
اسم باسمیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کرکے نشہ زور اور طاقت ور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے۔ خوراک ایک ماہ پانچ روپے

روغن عنبری
خدا کے فضل سے بیرونی مالش سے ہی بے حس اعضاء طاقتور ہو جاتے ہیں بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے
فی شیشی دو روپے

اکسیر گوش
بہرا پن۔ درد۔ بہرا پن پیپ آنا۔ غیرہ سر کے ہر مرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے۔
شیشی نصف اونس
ایک روپیہ

قبض کشاد
پیٹ کا بھاڑو رات کو سوتے وقت ایک دو گولی کھانے سے بغیر کسی بدمزگی کے اجابت کھل کر ہو گی۔ سینکڑہ دو روپے
درجن قیمت ۵ر

سیلان الرحم
مستورات کے سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطی علاج ہے
تولہ دو روپے

فولادی
مستورات کی اندرونی کمزوریاں پیڑو۔ درد۔ نفخ۔ کمی خون۔ خرابی جگر۔ قبض۔ ماہواری۔ ایام کی رکاوٹ۔ درد وغیرہ کیلئے عجیب الاثر ہے۔ اس کے استعمال کے ساتھ اکسیر النساء کا استعمال اکٹھا کیا جاوے تو مستورات کی اندرونی تکالیف شرطیہ نابود ہو جائیں گی
قیمت تین روپے

حب اکسیر
اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو۔ بدن کا اعصابی نظام درہم برہم ہو گیا ہو۔ بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام تکالیف سے بہترین علاج ہے۔
خوراک ایک ماہ
تین روپے

اکسیر النساء
ماہواری ایام کی کمی تکلیف سے آنا اور نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے۔
خوراک دو ہفتہ
دو روپے

اکسیر گردہ
درد گردہ کا بے مثل اور بہترین علاج ہے یہ صدہا نسخہ بارہا کا آزمودہ ہے
فی تولہ ایک روپیہ

اکسیر طحال
تلی کا درد۔ ورم۔ کو زنش دور کرکے بدن کو کندن بنا دیتی ہے
اڑھائی روپے

منیجر صاحب شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان۔ پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

شیخ محمد الدین صاحب

مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان

تحریر فرماتے ہیں:-

سرمہ مبارک تیار کردہ دواخانہ نورالدین قادیان خارش چشم کو دور کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے۔ اس کا مجھے ذاتی تجربہ ہے۔ والسلام محمد الدین مختار عام

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپے ۸ آنے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین قادیان

شباکن شفائی

یہ دونوں دوائیں ملیریا اور دوسرے بخاروں کے لئے بہترین یونانی دوائیں ہیں۔ شباکن پسینہ لاکر بخار اتار دیتی ہے۔ جگر اور طحال کو صاف کرتی ہے معدہ کو طاقت دیتی ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے اور کونین کے نقصان کے بغیر جسم کو ملیریا کے بد اثرات سے صاف کر دیتی ہے شفائی پرانے اور سخت بخاروں میں شباکن کے ساتھ دی جائے۔ تو ان کو توڑنے میں کامیاب ہوتی ہے جو بخار نہایت سخت اور ٹوٹنے میں نہیں آتے۔ کونین کے ٹیکوں سے بھی ان کو فائدہ نہیں ہوتا۔ شفائی کو شباکن کے ساتھ دینے سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹوٹ جاتے ہیں اعصاب کو بھی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہر گھر میں ان دواؤں کا ہونا بہت سے اخراجات سے بچا لیتا ہے

قیمت یکصد قرص عمار اور پچاس قرص شفائی درجن ۸ر علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:- دواخانہ خدمت خلق قادیان

اعلان نکاح:- مرزا ندیر احمد صاحب ابن مرزا محمد دین صاحب کا نکاح حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مورخہ ۴ر مئی بروز بدھ وار کو حسب وصیت بی بی بنت مرزا محمد اسمٰعیل صاحب چمن۔ بلوچستان سے چار سو روپیہ حق مہر پر مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اسے ہر رشتہ جائیں کے لئے مبارک کرے۔

مرزا محمود احمد

ہر موسم میں یکساں مفید بے نظیر مرکب

سونے کی گولیاں:- یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا۔ کشتہ چاندی۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ ابرک سیاہ سونٹھی وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں۔ پیشاب کی جملہ امراض قاسفیٹ۔ یوریٹ البومن۔ شکر کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جن نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اس کو ان کی تعریف میں بے حد رطب اللسان پایا۔

ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایک ماہ کورس چودہ روپے

نوٹ:- موسم گرما میں بھی یہ گولیاں استعمال کی جا سکتی ہیں۔ اور گرم مزاج والے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

حب یارج فیقرا

اس نسخہ کو سب سے پہلے بقراط نے تیار کیا تھا۔ بعد میں بعض دوسرے اطباء نے اس میں ترمیم کی۔ ہم نے موجودہ طبی ضروریات کے لحاظ سے ان تمام حکماء متقدمین کے نسخوں سے استفادہ کر کے اپنے تجربہ کی بنا پر ایک بیش بہا اور قیمتی نسخہ تیار کیا ہے یہ گولیاں صرع۔ رالیخولیا۔ فالج سکتہ۔ رعشہ۔ لقوہ تشنج شقیقہ دوار بہرہ پن۔ درد گوش وجع مفاصل نقرس ضیق النفس۔ درد گردہ۔ درد مثانہ عرق النساء۔ دار الثعلب (بالچر) قروح کہنہ بدپرانا زخم۔ گلٹیاں۔ استسقاء امراض بلغمی و سوداوی سل پول بواسیر اور سر کی تمام بیماریوں کیلئے مفید ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے فی شیشہ

طبیہ عجائب گھر جیسٹر ڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

وائسرائے کی لندن کو روانگی

نئی دہلی ۱۸ رمئی ۔ آج صبح ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند آج صبح ساڑھے آٹھ بجے بذریعہ طیارہ عازم لندن ہو گئے ہیں ۔ آپ کے ہمراہ لیڈی ماؤنٹ بیٹن اور آپ کے پرائیویٹ کے بعض ممبر بھی لندن جا رہے ہیں ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ آپ ۱۹ ۔ اپریل کو صبح ساڑھے دس بجے لندن پہنچ جائیں گے ۔ آپ کی جگہ بمبئی کے گورنر سر جان کا ویل قائم مقام وائسرائے کے طور پر کام کریں گے ۔ چنانچہ سر جان کا ویل کل شام کو بمبئی سے دہلی پہنچ گئے تھے ۔ کل لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان کے مختلف لیڈروں سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے ۔ کہ اس میں آپ نے لیڈروں کو قطعی طور پر بتا دیا ہے ۔ ہندوستان کے مختلف اہم سیاسی مسائل کے متعلق ان کی کیا رائے ہے ۔ کل آپ نے پہلے سردار پٹیل اور پنڈت جواہر لال نہرو سے ملاقات کی ۔ اور اس کے بعد مسٹر محمد علی جناح اور مسٹر لیاقت علی خان سے تبادلہ خیالات کیا ۔ لیڈروں نے کل وائسرائے کے پرسنل سیکرٹری سے بھی طویل ملاقات کی تھی ۔ یہ ڈائرکٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے ۔ وائسرائے کے لندن پہنچنے پر ایک اہم کانفرنس منعقد ہو گی جس میں برطانوی کابینہ کے وہ تمام ممبر حصہ لیں گے ۔ جو ہندوستانی معاملات کے ماہر سمجھے جاتے ہیں ۔ مسٹر ایٹلی اس کانفرنس کی صدارت کریں گے ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ یہ کانفرنس ۹ دن تک جاری رہے گی ۔ اس کے بعد وائسرائے واپس ہندوستان روانہ ہو جائیں گے ۔ لندن کے سیاسی حلقوں میں یہ امید ظاہر کی جاتی ہے ۔ انتقال اقتدار کے سلسلے میں ہندوستانی لیڈروں کے درمیان مزید کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا ۔ لندن کے سیاسی حلقے اس خبر کی تصدیق نہیں کرتے ۔ کہ برطانیہ جون ۱۹۴۸ء سے کافی عرصہ قبل ہی ہندوستان چھوڑ دے گا ۔

کیا کانگرس برطانیہ کا فیصلہ تسلیم نہیں کریگی

نئی دہلی ۱۸ رمئی ۔ آل انڈیا کانگرس کے جنرل سیکرٹری مسٹر شنکر راؤ دیو نے ایک بیان میں کہا ہے ۔ ہندوستان پر اب کوئی فیصلہ ٹھونسا نہیں جا سکتا اگر برطانیہ نے کوئی فیصلہ جبراً ملک پر مسلط کرنے کی کوشش کی ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا ۔ کہ برطانیہ جون ۱۹۴۸ء ملک میں ہرگز نہیں ٹھہر سکے گا بلکہ جون ۱۹۴۸ء کے بعد بھی یہاں مقیم رہے گا تاکہ دیکھ سکے ۔ کہ اس کے فیصلوں کی تعمیل ہو رہی ہے یا نہیں ؟ آپ نے کہا ۔ ہندوستان ایک رہے یا تقسیم ہو جائے ۔ اس کا فیصلہ کرنا برطانیہ کا کام نہیں ہے ۔ بلکہ یہ ہندوستان کا کام ہے ۔ کہ وہ کوئی اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کریں ۔ گو کانگرس ملک کو تقسیم کرنا نہیں چاہتی لیکن اگر ملک کی کوئی اقلیت الگ ہونا چاہے ۔ تو کانگرس جبراً اسے اپنے ساتھ رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتی ۔

بنگال کے مستقبل کے متعلق مذاکرات

کلکتہ ۱۷ رمئی ۔ بنگال گورنمنٹ کے ایڈوائزر مسٹر فضل الرحمن دہلی سے واپس کلکتہ پہنچ گئے آپ نے ایک بیان میں بتایا ۔ کہ میں دہلی اس غرض سے گیا تھا ۔ تاکہ بنگال کے مستقبل کے متعلق وہاں کے لیگی اور کانگرسی زعماء کے درمیان جو گفت و شنید ہو رہی ہے ۔ اس کی تفصیل سے مسٹر محمد علی جناح کو آگاہ کیا جا سکے ۔ آپ نے کہا ۔ مسٹر محمد علی جناح کے ساتھ جو گفتگو ہوئی ۔ اور آپ نے جو اہم ہدایات دی ہیں ۔ ان کی روشنی میں بنگال کے مسلم لیگی اور کانگرسی لیڈروں کے درمیان پھر تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع کیا جائے گا ۔ دہلی ۔ جانے سے قبل مسٹر فضل الرحمن نے بنگال اسمبلی کے جو ہندو مخالف کے لیڈر مسٹر کرن شنکر رائے اور نارورڈ بلاک کے لیڈر مسٹر سرت چندر بوس سے ملاقاتیں کی تھیں

ڈچ گورنمنٹ اور انڈونیشیا

ولندیزی ایسوسی ایٹڈ پریس نے مغربی انڈونیشیا کے حالات کو دیکھنے کے لئے مسٹر پائیر کو انڈونیشیا میں بھیجا ۔ حالات کے معائنہ کے بعد انہوں نے پیرس میں ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ ولندیزی حکومت نے مشرقی انڈونیشیا میں جو پالیسی اختیار کی ہے ۔ وہ دراصل ولندیزی قوم کی خواہش کے مطابق ہے ۔ ملک کا ترقی پسند طبقہ اس پالیسی کے سخت مخالف ہے ۔ آگے چلکر انہوں نے کہا ہے ۔ کہ انڈونیشیا کے حالات کا تصفیہ کرنے کے لئے صرف ایک ہی طریقہ ہے ۔ اور وہ یہ ہے ۔ کہ ترقی پسند طبقہ کو امت پسندوں کی اس پالیسی کا ڈٹ کر مقابلہ کرے ۔ انہوں نے صدر سکارنو کا ایک پیغام اہل ہالینڈ تک پہنچایا ۔ ملک کا وعدہ کیا ہے ۔ جس میں کہا گیا ہے ۔ کہ ولندیزی حکومت کو اس وقت متھیاروں اور مسلح افواج سے کام لینا بند کر دینا چاہیئے ۔ کیونکہ اس سے ان کو ۳۵ لاکھ روپے روزانہ کے خسارہ کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا ۔ جمہوریت اور ولندیزی قوم کی خاطر انہیں ایسا ہی کرنا ہوگا ۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے ۔ کہ ہم امن پسند اور آزادی سے محبت رکھنے والی قوم ہیں ۔

اسلام کو کھیل نہیں بننے دیا جائیگا

جزیرہ سیلیس کے نمائندے نے ریاست مشرقی انڈونیشیا کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ ریاست مشرقی انڈونیشیا عوام کی حق تلفی کر رہی ہے ۔ اس کو عوام کی ریاست کہنا سراسر غلط ہے ۔ ہمارا یقین یہ ہے ۔ کہ ایک مرتبہ آزاد ہونے کے بعد تا قیامت آزاد رہیں گے ۔ آگے چل کر آپ نے کہا ۔ کہ ڈچ حکومت کی پالیسی ہے ۔ کہ وہ اپنے مفاد اور غرض کے لئے اسلام کا نام لے کر انڈونیشی عوام کی آنکھوں پر پٹی باندھنا چاہتی ہے ۔ ہم اس کو حقارت کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں ۔ اور اسلام کو ان کے لئے کھیل نہیں بننے دیں گے ۔

وزیر جیل ہٹلر ڈاکٹر اے کے غنی کا مطالبہ

ڈاکٹر اے کے غنی وزیر اقتصادیات جمہوریہ انڈونیشیا نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے ۔ کہ انڈونیشی گورنمنٹ جنوری ۱۹۴۳ء سے قبل معاہدہ لنگر جاتی کے تمام شرائط کو پورا کرے گی ۔ لیکن ہمیں اس بات پر شبہ ہے ۔ کہ کب ولندیزی حکومت اپنی نیک نیتی کا ثبوت پیش کرے گی ۔ کیونکہ ہمیں دکھائی دیتا ہے ۔ کہ ولندیزیوں کے دلوں میں بلے انتقامی جیسی خطرناک صفت موجود ہے ۔ ایک طرف تو ہم ولندیزی حکومت سے افواج کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہیں اور دوسری طرف وہ اس بات پر مصر ہیں ۔ کہ افواج کو نہ ہٹایا جائے ۔ خارجی پالیسی کے معاملات کے متعلق جب کبھی ہم کارروائی شروع کر دیتے ہیں تو وہ اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں ۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں ۔ کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی سمجھوتہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا ۔ جب تک ولندیزی حکومت انڈونیشیا سے اپنی افواج کو نہ ہٹا لے ۔ اور اپنے طرز عمل کو نہ بدلے ۔

فرقہ وارانہ فسادات

لاہور ۱۷ رمئی ۔ کل دن بھر لاہور کے مختلف علاقوں میں فسادات کا سلسلہ جاری رہا ۔ شہر کے اندرونی اور بیرونی حصوں میں بہت سے مقامات نذر آتش کر دیئے گئے ہیں ۔ ۱۴ ڈکیتیوں کا سلسلہ بھی جاری رہا ۔ پولیس کو گولی چلا کر مجمع کو منتشر کرنا پڑا ۔

رات کو کرفیو کے نفاذ کے بعد کوئی واردات نہیں ہوئی ۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک بیان میں کہا ۔ کہ اب فسادات حالت سدھر گئی ہے ۔

امرتسر ۱۷ رمئی ۔ دن بھر شہر میں آگ کا سلسلہ جاری رہا ۔ اس کے علاوہ متعدد مکانات اور دوکانیں جلا دی گئیں

زیل نز ۔ اور انتظامی امور کے متعلق منیجر کو مخاطب کیا کریں ۔ کہ ایڈیٹر کو ۔ منیجر

اکرمی مجاہدین کیلئے دعا کی خواست

۱ ۔ مکرم مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ارجنٹائن لندن میں بیمار ہیں ان کا بایاں پھیپھڑا مادہ دق سے ماؤف ہے ۔ ۲ ۔ مکرم مولوی عبدالخالق صاحب (مغربی افریقہ) میں ایک عرصہ سے علیل ہیں ۔ احباب ان دونوں مجاہدین کے لئے درد دل سے دعا فرماویں ۳ ۔ لیگوس مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت کے ایک مقدمہ دیرینہ کھڑا کر دیا ہے ۔ اور سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے ۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں